

آخری مصرع میں مرزا نے مشہور مثل سے کام لیا ہے، یعنی نادان کی دوستی جی
کازیان، نیز اردو اور فارسی کے شعراء محبوب کی کم سنی پر زور دیتے دیتے یہاں
تک آگے بڑھ گئے کہ اسے عقل و فکر سے عاری مان لیا۔

○ دردِ منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا، بُرا نہ ہوا
جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو؟
اک تماشا ہوا، گلا نہ ہوا
ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں؟
تو ہی جب خنجر آزمانہ ہوا
کتنے شیریں ہیں تیرے لب! کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مرزا نہ ہوا
ہے خبر گرم اُن کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا
کیا وہ مُرود کی خدائی تھی؟
بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا
جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
زخم گردب گیا، لہو نہ تھما
کام گرک گیا روا نہ ہوا
رہزنی ہے، کہ دل ستانی ہے؟
لے کے دل، دل ستاں روا نہ ہوا

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا
۱۔ لغات - منت کش : احسان اٹھانے والا۔ احسان مند۔ ممنون

شرح :- خدا کا شکر ہے کہ میرے درد نے احسان نہ اٹھایا اور میں

جیسا بھی بیمار و درد رسیدہ تھا، ویسا ہی رہا۔ یہ حقیقت پیش نظر رکھی جائے
تو میرے تندرست نہ ہونے میں، بھروسہ نہ ہوگا، کہ بے گناہی کا ثبوت ہوگا۔